اُدھار پرسونا چاندی کی خرید وفروخت!

ادارہ

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام مندرجہ ذیل مسئلہ کے بارے میں کہ:

۱:...... ہم سونے (Gold) کا کام کرتے ہیں اور اکثر ایک دوسرے سے بنا ہوا مال لیتے ہیں، مثلاً: پہلے کسی دکاندار یا کارخانے دار سے مال لیتے ہیں، مثلاً: پانچ ہزار (۵،۰۰۰) کا مال اس سے لیا تو آگے گاہک کو کچھ نفع کے ساتھ بیچ دیتے ہیں۔ پانچ ہزار (۵،۰۰۰) جس دکاندار سے مال لیا تھا، اس کو دے دیتے ہیں اور نفع خود رکھتے ہیں۔

۲:...... اکثر اوقات ہمارے قریبی اعزاء ہم سے سونے کا مال لے جاتے ہیں، جیسے کہ: بہن بھائی و دیگر رشتہ دار اور دوست حضرات، لیکن پیسے اس وقت نہیں دیتے اور اس مال میں سے ان کو جو پسند آجاتا ہے، وہ لے لیتے ہیں اور پیسے بعد میں دے دیتے ہیں۔

۳:...... اکثر اوقات شہر سے یا ملک سے باہر مال لے کر جاتے ہیں اور اس میں بھی یہی صورت پیش آتی ہے کہ مال دوسروں سے لے کر چلے جاتے ہیں اور اس کا ریٹ بھی طے کر دیتے ہیں، لیکن اس کے اوپر نفع لگا کر بیچتے ہیں، جہاز اور ٹرانسپورٹ کا خرچہ وغیرہ ہم خود کرتے ہیں۔

براہِ کرم قرآن وحدیث اور شریعتِ مطہرہ کی روشنی میں واضح فرمائیں کہ یہ مذکورہ بالا معاملات جو ہم کرتے ہیں، جائز ہیں کہ ناجائز؟ مہربانی ہوگی۔ بالفرض اگر اس طرح کے معاملات کرنا ناجائز ہیں تو جائز حل بھی بتلا دیجئے۔ شکریہ

العارض: عبدالرحمٰن، کراچی

الجواب حامداً ومصلیاً

صورتِ مسئولہ میں تینوں صورتوں میں سونا اُدھار لیا جاتا ہے، جو کہ شرعاً ناجائز ہے۔ جب کہ سونے کی خرید وفروخت میں دونوں طرف سے معاملہ نقد اور ہاتھ در ہاتھ ہونا لازمی ہے، ورنہ اُدھار کی صورت میں سود لازم آتا ہے۔

اگر گاہک دُکاندار سے سونا خریدنے آتا ہے اور اس کے پاس وہ مال موجود نہیں تو کسی

دکاندار یا کارخانہ والے سے بیچنے کے لیے لے کرآتا ہے اورآگے نفع کے ساتھ بیچ دیتا ہے تو یہ درست نہیں۔ دوسری صورت یہ ہے کہ دکاندار اگر کسی دوسرے دکاندار یا کارخانہ والے سے ہاتھ در ہاتھ اور نقد سونا خرید کر گاہک کو نفع کے ساتھ بیچتا ہے تو اس صورت میں نفع لینا جائز ہے، کیونکہ دکاندار نے سونا جائز طریقہ سے خرید کر قبضہ کرنے کے بعد گاہک کو نفع کے ساتھ بیچا ہے اور تیسری صورت یہ ہے کہ اگر گاہک دکاندار کو خود کہے کہ یہ مال دوسرے دکاندار یا کارخانہ والے سے لے کرآجائیں تو اس صورت میں پہلا دکاندار بطور وکیل کے گاہک کا مال لے آئے تو جتنے کا بھی وہ فروخت کرے اتنی ہی رقم بطور وکیل دوسرے دکاندار کو دی جائے گی، اس صورت میں پہلے دکاندار کے لیے نفع لینا جائز نہیں ہے۔

تاہم گھر والوں کو دکھلانے کے لیے لانا جائز ہے، لیکن جب خریدنا ہو تو دونوں طرف سے نقد معاملہ کیا جائے، اُدھار نہ کیا جائے، اس لیے گھر والوں کو دکھانے کے لیے جو چیز لے گیا تھا اس کو دکاندار کے پاس واپس لے آئے، اس کے بعد نقد دام ادا کرکے وہ چیز لے جائے۔

تاہم سود سے بچنے کا ایک طریقہ' نمبرایک اور نمبرتین میں یہ ہے کہ یا تو کارخانہ والے سے بنا ہوا مال قرض لے لیا جائے اور پھر قرض کے بدلے اُسے رقم میں ادائیگی کی جائے یا دوسری صورت یہ ہے کہ کارخانہ والے کے لیے اُجرت پر وکیل بن کر مال فروخت کیا جائے، اس صورت میں سونا فروخت ہونے کے بعد فروخت کنندہ وکیل کو صرف طے شدہ اُجرت ملے گی۔

ایک تیسری صورت یہ ہے کہ گاہک رشتہ دار ہو یا قریبی عزیز وغیرہ یا گاہک بہت پرانا ہو اور مجبور بھی ہو تو اس کی جائز صورت یہ ہے کہ ایسے خریدار کے لیے سنار اپنے ذرائع سے مطلوبہ رقم کا بطور قرض بندوبست کروادے اور خریدار وہ رقم سنار کو ادا کردے اور سونے کی خریداری کا عمل نقد کی صورت میں کرلیا جائے، یہ جائز ہے، اس صورت میں شرعی اعتبار سے کوئی ممانعت لازم نہیں آئے گی اور مجبور وضرورت مند کی ضرورت بھی پوری ہوجائے گی اور بعد میں وہ قرض کی رقم ادا کردی جائے۔ یاد رہے کہ سونا خریدتے ہوئے ہاتھ در ہاتھ اگر چیک بھی دیا جائے تب بھی سونا خریدنا جائز نہیں ہوگا۔ مشکاۃ المصابیح میں ہے:

''وعن أبی سعید الخدری رضی اللّٰہ عنه قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم: الذهب بالذهب والفضة بالفضة والبر بالبر والشعیر بالشعیر والتمر بالتمر والملح بالملح مثلاً بمثل یداً بید فمن زاد او استزاد فقد أربی ، الآخذ والمعطی فیه سواء۔''

(مشکاۃ المصابیح، ج:۲،ص:۸۵۵،حدیث:۲۸۰۹، ط:المکتب الاسلامی، بیروت۔ باب الربا،ص:۲۴۴، مکتبہ قدیمی)

البحرالرائق میں ہے:

''وأما خیار الرؤیة فثابت فی العین دون الدین۔''

(البحرالرائق، ج:۶،ص:۲۰۹،، ط: دارالکتاب الاسلامی۔ ج:۶،ص:۱۹۲، کتاب الصرف، ط: ایچ ایم سعید، کراچی)

فتاویٰ شامی میں ہے:

’’باب الصرف........ (هو) لغةً: الزيادة، وشرعاً (بيع الثمن بالثمن) أی ماخلق للتنمية ومنه المصوغ (جنسا بجنس أو بغير جنس) كذهب بفضة (ويشترط) عدم التأجيل والخيار و (التماثل) أی التساوی وزناً (والتقابض) بالبراجم لا بالتخلية (قبل الافتراق)۔‘‘ (درمختار، باب الصرف، ج:۵،ص:۲۵۷، ط:سعید)

فتاویٰ مفتی محمودؒ میں ہے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ آج مثلاً سونے کا حاضر بھاؤ ۶۰۰ روپے فی تولہ ہے، ایک سنار ہم سے ۱۰ تولہ سونا مانگتا ہے، ایک ماہ کے ادھار پر ہم اس سے کہتے ہیں کہ میں تو ۶۴۰ روپے فی تولہ دوں گا۔ وہ کہتا ہے کہ دے دو، رقم ایک ماہ میں ادا کردوں گا۔ ہم اس کو سونا دیتے ہیں تو عرض یہ ہے کہ آج کے بھاؤ سے ہمیں ۱۰ تولہ سونے میں ۴۰۰ روپے بچت ہوتی ہے، کیا یہ ہمارے لیے جائز ہے یا نہیں؟

جواب: یہ تو بیع صرف ہے، اس میں اُدھار جائز نہیں۔ بیع سابق صحیح نہیں ہے، فاسد ہے، اس میں جو نفع ہوا ہے، خیرات کردیا جائے۔ (فتاویٰ مفتی محمودؒ، ج:۸،ص:۴۰۱، ط: جمعیۃ پبلیکیشنز، لاہور)

فقط واللہ اعلم

الجواب صحیح	الجواب صحیح	کتبہ
ابوبکر سعید الرحمٰن	محمد انعام الحق	عامر محمود

متعلم تخصصِ فقہِ اسلامی جامعہ علوم اسلامیہ

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی۔

’’بینات‘‘ (اردو/عربی) کے اجراء کا طریقہ

1:...جو حضرات دفتر ’’بینات‘‘ تشریف لاسکتے ہوں، وہ دفتر آکر اپنا مکمل پتہ اور فون نمبر درج کرانے کے ساتھ ماہنامہ ’’بینات‘‘ اردو کے لیے مبلغ 400 روپے اور سہ ماہی ’’البینات‘‘ عربی کے لیے 100 روپے سالانہ فیس جمع کرائیں۔

2:...دور رہنے والے حضرات اپنے مکمل پتہ کے ساتھ مذکورہ فیس کا منی آرڈر دفتر ’’بینات‘‘ کے پتہ پر بھیجیں اور منی آرڈر کے آخر میں یہ وضاحت ضرور فرمائیں کہ یہ رقم رسالہ ’’بینات‘‘ (اردو یا عربی) کے اجراء کے لیے ہے۔

3:... یا ’’بینات‘‘ کے بینک اکاؤنٹ میں مذکورہ فیس جمع کرواکر بینک سے ملنے والی رسید اسکین کرکے اپنے نام، مکمل پتہ اور فون نمبر کے ساتھ ’’بینات‘‘ کے ای میل ایڈریس پر میل کردیں۔ یا بذریعہ ڈاک بھیج دیں۔

نوٹ:... پرانے خریدار بھی مذکورہ طریقوں سے سالانہ فیس جمع کراسکتے ہیں، مگر ان کے لیے اپنے خریداری نمبر کی وضاحت ضروری ہے (اردو اور عربی کی تعیین کے ساتھ)۔